مولانا مفتی مختار اللہ حقانی
مفتی واستاذ شعبہ تخصص فی الفقہ
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رمضان المبارک کی مناسبت سے:

روزے کی حالت میں انجکشن لگوانے اور مصنوعی آکسیجن وغیرہ لینے کا شرعی حکم ودیگر اہم مسائل

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک درجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱۔ روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا جائز ہے یا نہیں اور اس کے لگوانے سے روزے کا کیا حکم ہوگا، ہمارے علاقے کے بعض علماء کرام انجکشن لگوانے کو مفسد صوم کہتے ہیں، اورانہوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں، آنجناب سے استدعا ہے کہ مدلل اور مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

۲۔ اگر بواسیر کا مریض پائپ کے ذریعے دوائی استعمال کرے تو اس سے روزے کا کیا حکم ہوگا؟ اور اگر بواسیری مسوں پر روزے کی حالت میں مرہم لگائے تو پھر روزے کا کیا حکم ہے؟

۳۔ اگر کوئی شخص معدے کا مریض ہو اور مرض معلوم کرنے کے لئے روزے کی حالت میں منہ کے راستے نلکی اتاری جائے تو اس عمل سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

۴۔ اگر نزلہ کا مریض ناک کے اوپر والے حصے یا ہونٹ پر وِکس لگالے تو روزے کا کیا حکم ہوگا۔

۵۔ روزہ کی حالت میں بھپارہ لینا کیسا ہے؟

۶۔ اگر کوئی شخص دمہ کا مریض ہو اگر وہ روزہ کی حالت میں آکسیجن لے لے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

والسلام

خاک پا اساتذہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عبدالرحمان فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللّٰہ التوفیق

محترم مستفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سلام مسنون کے بعد امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگی۔آنجناب کا سوالنامہ موصول ہوا' جوابات پیش خدمت ہے مگر پہلے سوال کے جواب سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

۱۔ پہلی بات یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ بدن تک دوا کی رسائی سائنسی ترقیات سے پیدا ہونے والا جدید مسئلہ ہے' اس لئے قدیم فقہی ذخائر میں اس کا حل واضح اور صریح جزئیات کی صورت میں موجود نہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کبھی کوئی نیا مسئلہ رونما ہو جائے اور ذخیرہ کتب میں اس کا کوئی واضح اور صریح حل موجود نہ ہو تو اہل علم حضرات اس مسئلہ کو اشباہ و نظائر اور اصول و قواعد سے حل کرتے ہیں۔ اور اس حل میں اختلاف کا آنا کوئی بعید از عقل نہیں کیونکہ ہر صاحب علم جب کسی نئے مسئلہ کو حل کرنے کی سعی کرتا ہے تو پہلے اس کی نظیر اور شبیہ تلاش کرتا ہے اور اس میں عقل انسانی اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے اور عقل انسانی کا اختلاف از مسلمات ہے۔ اس لئے اہل علم حضرات کے ہاں مسئلہ کے حل میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ نئے مسائل کا حل اس وقت ممکن ہوتا ہے جب اس مسئلہ کی حقیقت معلوم ہو جائے اور حقیقت معلوم کرنے کے بعد کتب فقہ میں اس کے لئے اشباہ و نظائر تلاش کرنا آسان ہوتا ہے اور جب اشباہ و نظائر معلوم ہو جائے تو علت مشترکہ یا مشابہت کی وجہ سے اس جدید جزئیہ کا بھی وہی ہوتا ہے تو حکم فقہاء کرام نے اس کے اشباہ و نظائر کا ذکر کیا ہے۔

حکم فساد صوم کا اصل مدار:

۴۔ چوتھی بات یہ ہے کہ مفسدات صوم میں بنیادی امر یہ ہے کہ کوئی چیز جوف دماغ یا جوف معدہ تک پہنچ جائے قولہ علیہ السلام الفطر مما دخل ولیس مما خرج (البحر الرائق ۲/۴۸۶) مگر اس رسائی کے لئے فقہاء کرام نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ چیز جوف معدہ یا جوف دماغ کو منفذ اصلی یعنی کسی راستے سے داخل ہو جائے۔

چنانچہ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں قال فی النھر لأن الموجود فی حلقہ اثر داخل من المسام الذی ھو خلل البدن و المفطر انما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد بردہ فی باطنہ انہ لا یفطر (ردالمحتار ۲/۲۹۵۔۲۹۶)

۵۔ پانچویں بات یہ ہے کہ جوف سے مطلقاً بدن کا جوف مراد نہیں اس لئے کسی چیز کا مطلقاً جوف بدن تک پہنچنا مفطر صوم نہیں' بلکہ جوف سے مراد جوف معدہ یا جوف دماغ ہے۔ اور جوف دماغ بھی اس میں اصل نہیں بلکہ اس کو اس

لئے مفطر صوم قرار دیا گیا کہ جب جوف دماغ تک کوئی چیز پہنچ جائے تو بعد اکثر یہ وہ چیز بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچ جاتا ہے علامہ ابن نجیم مصریؒ نے لکھا ہے: والتحقیق ان بین جوف الرأس وجوف المعدۃ منفذاً اصلیاً فما وصل إلی جوف الرأس وصل إلی جوف البطن (ردالمحتار ۲)

گویا جہاں کہیں سے جوف معدہ کے لئے منفذ ہو اور وہاں سے چیز جوف معدہ تک منفذ کے ذریعے پہنچتا ہو وہاں دوائی غذاڈالنا مفطر صوم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے حقنۃ کو مفطر صوم کہا ہے۔

کماقال قاضی خانؒ اما الحقنة والوجور فلانه وصل إلی الجوف مافیه صلاح البدن وفی القطور والسعود لانه وصل إلی الرأس مافیه صلاح البدن (قاضی خان بحوالہ امداد الفتاویٰ ۲/۱۴۶)

خلاصۃ الفتاوی میں مزید وضاحت کے ساتھ مذکور ہے' وهی هذا وما وصل إلی جوف الراس والبطن من الاذن والانف والدبر فهو مفطر بالاجماع وفیه القضاء هی مسائل الاقطار فی الاذن والسعوط والوجور والحقنة وکذا من الجائفة والأمة عند ابی حنیفة (خلاصۃ الفتاوی) اور اسی لئے اگر بدن کے کسی دوسرے حصہ پر زخم ہو اور وہاں سے جوف معدہ کے لئے کوئی منفذ نہ ہو تو اس میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کما قال العلامه النووی۔ لو اوصل الدواء إلی داخل الساق اوغرز فیه سکینا اوغیرها فوصلت مخه لم یفطر بلاخلاف لانه لابعد عفواً مجوفاً (شرح المہذب ۵/۳۱۴)

۶۔ چھٹی بات یہ ہے کہ فقہاء کرام نے جائفہ اور آمہ پر دوائی ڈالنے کو مفطر صوم کہا ہے' جب وہ دوائی اسی زخم سے جوف دماغ یا جوف معدہ تک پہنچ جائے۔ آمہ سر کے اس گہرے زخم کو کہا جاتا ہے جو دماغ تک پہنچ چکا ہو اور جائفہ پیٹ کے اس گہرے زخم کو کہا جاتا ہے' جو معدہ تک پہنچ چکا ہو' کما فی البحر الرائق والجائفة اسم لجراحة وصلت إلی الجوف والامة اسم لجراحة وصلت إلی ام الدماغ (البحر الرائق ۲/۴۸۶)

کماقال العلامة المرغینانی ولوداویٰ جائفة أوآمة فوصل إلی جوفه او دماغه أفطر عند ابی حنیفة والذی یصل هو الرطب (الھدایۃ ۱/۲۰۰)

اور علامہ ابوالبرکات النسفیؒ نے لکھا ہے ان احتقن اواستعط او أقطر فی اذنه او داوی جائفة او آمة بدواء ووصل الدواء إلی جوفه او دماغه أفطر (کنز الدقائق علی صدر البحر الرائق ۲/۴۸۶)

۷۔ ساتویں بات یہ ہے کہ اسی منفذ کا اعتبار کرتے ہوئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر عورت اپنی شرمگاہ کے

اندرونی حصہ میں دوائی ڈالے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا' اس لئے کہ خواتین کے اندر ایک فطری منفذ موجود ہے جو جوف (پیٹ) تک پہنچتا ہے اور اگر مرد حضرات اپنے عضو تناسل میں دوائی ڈالے تو چونکہ احلیل اور معدہ کے درمیان کوئی فطری منفذ نہیں ہے جہاں سے براہ راست دوائی معدہ تک پہنچتی ہو بلکہ ان دونوں کے مابین مثانہ کا واسطہ ہے اس لئے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ مرد کے روزہ کو فاسد نہیں کہتے اور امام ابو یوسفؒ اس کو بھی مفطر صوم کہتے ہیں اور ان کے مابین اصل اختلاف اس بات میں ہے کہ احلیل اور جوف معدہ کے درمیان منفذ ہے یا نہیں چونکہ امام ابو یوسفؒ ان دونوں کے مابین منفذ مانتے ہیں اس لئے انہوں نے اس کو مفطر صوم کہا ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ منفذ تسلیم نہیں کرتے اس لئے ان کے ہاں مفطر صوم نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے : وان اقطر فی احليله لا ای لايفطر أطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلافا لأبی يوسف وهو مبنی علی أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أم لا وهو ليس باختلاف فيه علی التحقيق فقالا لا ووصول البول من المعدة إلی المثانة بالترشح وما يخرج رشحاً لايعو د رشحاً كالجرة اذا سد رأسها والقی فی الحوض يخرج منها الماء ولايدخل فيها (البحر الرائق ۲/۴۸۸)

وفيه ايضاً وقيد بالاحليل الذی وهو مخرج البول من الذكر لأن الاقطار فی قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف علی الصحيح كذا فی غاية البيان وفی الولو الجية أنه يفسد بالاجماع وعلله فی فتح القدير بأنه شبيه بالحقنة (البحر الرائق۔۲/۴۶۸)

اور یہی بات علامہ ابراہیم الحلبیؒ نے لکھی ہے: وكذا لوصب فی احليله دهن اوغيره لايفسد عند الامام خلافاً لابی يوسف فانه قال يفطر وقول محمد مضطرب فی التبيين وغيره والاظهر مع الامام وهذا الاختلاف مبنی علی انه هل بين المثانة والجوف منفذ والاظهر انه لا منفذ له وانما يجتمع اليوم فيها بالترشح كما يقول الاطباء هذا فيما وصل إلی المثانة فان لم يصل بأن كان فی قصبة الذكر لايفطر اتفاقاً والاقطار فی اقبال النساء قالو ايضاً علی هذا الاختلاف لكن الاصح يفسد بلاخلاف كما فی اكثر المعتبرات (مجمع الانھر ۱/۳۶۱)

<u>روزہ کی حالت میں ناک' کان میں دوائی ڈالنے کا حکم:</u> اسی طرح اگر کان' ناک یا سرین میں کوئی دوائی یا تیل وغیرہ ڈالی جائے تو چونکہ کان' ناک' سرین اور معدۃ کے درمیان منفذ موجود ہے' اور اس فطری راستے یہ اشیاء معدہ تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے فقہاء کرام ان اعضاء میں غذائی اشیاء یا ادویات وغیرہ ڈالنے کو مفطر صوم قرار دیا ہے۔

کما قال العلامة کاسانیؒ ماوصل الی الجواف او الدماغ من المخارق الاصلية کالانف و الاذن والدبر بان استعط او احتقن او اقطر فی اذنه فوصل الی الجوف او الی الدماغ (بدائع الصنائع ۲/۹۳)

اور علامہ مرغینانیؒ نے لکھا ہے کہ ومن احتقن او استعط أو اقطر فی اذنه أفطر لقوله عليه السلام الفطر مما دخل ولوجود معنی الفطر وهو وصول ما فيه صلاح البدن إلی الجوف ولا كفارة عليه لانعدامه صورة (الهداية علی صدر نصب الراية ۲/۴۷۷)

اور شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی نے لکھا ہے: اذا احتقن أی اعطی الدواء من أسفله او استعط أی صب الداواء فی أنفه او اقطر الدواء لا الماء فی اذنه فسد صومه وعليه القضاء لوصول المفطر إلی الداخل وهو ما فيه مصلحة البدن من الغذاء او الدواء وسقطت الكفارة للنقصان فی قضاء الشهوة (الفقہ الحنفی وادلتہ ۱/۳۷۰) صاحب البحر علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے کذا لو ادخل أصبعه فی استه او ادخلت المرأة فی فرجها هو المختار الا اذا كانت الأصبع مبتلة بالماء او الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء او الدهن (البحر الرائق ۲/۴۸۷)

<u>مسامات سے دخول مفطر صوم نہیں:</u> اور جہاں جہاں مسامات کے ذریعہ کسی چیز کا دخول ہوتا ہو، تو وہاں فقہاء کرام نے روزہ کو فاسد قرار نہیں دیا ہے، چنانچہ صاحب النہر الفائق نے لکھا ہے ومن اغتسل فی ماء وجد برده فی باطنه لا يفطر (النہر الفائق) اور فتاوی ہندیہ میں دوسری مثال یہ ذکر ہے۔ ولو اقطر شيأ من الدواء فی عينه لا يفطر صومه عندنا وان وجد طعمه فی حلقه واذ بزق فرأی اثر الكحل ولونه فی بزاقه عامة المشائخ علی أنه لا يفسد صومه كذا فی الذخيرة وهو الاصح هكذا فی التبين (الفتاوی الہندیہ ۱/۲۰۳)

تیسری مثال علامہ حصکفیؒ نے لکھی ہے کہ او اكتحل او ادهن او احتجم وان وجد طعمه فی حلقه وفی الشامية لانه اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمضر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه انه لا يفطر وانما كره الامام الدخول فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من اظهار الضجر فی اقامة العبادة لا لانه مفطر (رد المحتار ۲/۳۹۵) بلکہ علامہ کاسانیؒ نے صریح حدیث نقل کی ہے: روی عن عبد الله بن مسعود أنه قال خرج علينا رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم في رمضان وعيناه مملوءتان كحلاً كحلتهما ام سلمة اور وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ولأنه لا منفذ من العين إلى الجوف ولا إلى الدماغ وما وجد من طعمة فذاك اثره لاعينه وأنه لايفسد كالغبار والدخان وكذا لو ادهن رأسه او أعضاء فتشرب فيه أنه لايضره لأنه وصل أليه الاثر لاالعين (بدائع الصنائع ۲/۲۴۴)

بلکہ فتاوی ھندیہ میں ایک قاعدہ ذکر ہے کہ جو چیز بدن میں مسامات کے ذریعے داخل ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وما يدخل من مسام البدن من الدهن لايفطر هكذا في شرح المجمع (الفتاوی الھندیہ ۱/۲۰۳)

ان مذکورہ مقدمات سے معلوم ہوا کہ غذائی اشیاء یا دوائی کا مطلقاً بدن میں داخل ہونا مفطر صوم نہیں بلکہ یہ اشیاء اس وقت مفطر صوم ہیں جب ان کی رسائی جوف معدہ یا جوف دماغ تک منفد کے ذریعے ہو اگر ان اشیاء کے اثرات بدن میں مسامات کے ذریعے داخل ہوں یا ان کی رسائی معدہ یا دماغ تک نہ ہوں تو مفطر صوم نہیں۔

۸۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ انجکشن چاہے وریدی ہو یا شرائینی دونوں قسم کے انجکشنوں میں دوائی جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے جوف معدہ یا جوف دماغ تک دوائی کی رسائی نہیں ہوا اور اگر ہو بھی جائے تو جوف معدہ تک منفذ کے ذریعے نہیں پہنچتی بلکہ مسامات کے ذریعے پہنچتی ہے۔

لہذا ان مقدمات اور انجکشن کی حقیقت پر غور کرنے کے بعد وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ انجکشن چاہے وریدی ہو شرائینی یا خون کا ڈراپ ہو یا گلوکوز روزہ کو فاسد نہیں کرتا۔

انجکشن کے بارے میں علماء دیوبند کے فتاویٰ:

اور اسی بناء پر بہت سارے بلکہ جمہور علماء احناف انجکشن کو مفطر صوم نہیں کہتے۔

(۱) چنانچہ امداد الفتاوی میں ہے: الجواب: ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے نیز تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعے دوا جوف عروق میں پہونچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے۔ مطلقاً کسی عوض کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں لہذا انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں الخ۔ (امداد الفتاوی ۲/۱۴۵)

(۲) اور مفتی رشید احمد صاحبؒ نے لکھا ہے: الجواب: روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفد کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے، انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعے معدہ میں پہنچتی ہے لہذا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۴۳۴)

(۳) خیرالفتاوی میں ہے۔ الجواب: مفسد الصوم وہ چیز ہے جو جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے اور وریدی انجکشن کے ذریعے جو دوا پہنچائی جاتی ہے وہ رگوں کے اندر رہتی ہے جوف معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی اور اس کو ناک، منہ میں ڈالی جانے والی دوا پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں ڈالی جانے والی دوا براہ راست جوف تک پہنچ جاتی ہے (خیرالفتاوی ۴/۴۷)

(۴) مولانا خالد سیف اللہ رحمانیؒ اس مسئلہ پر کلام کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں: حاصل یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ چاہے خون پہنچایا جائے یا دوا مفسد صوم نہ ہوگا چونکہ گلوکوز وغیرہ کی نوعیت بھی یہی ہوتی ہے کہ رگوں کے واسطے سے پہنچایا جاتا ہے معدہ یا دماغ کے کسی منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچایا جاتا اسلئے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۴)

(۵) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور دوسرے اکابر علماء دیوبند کا فتوی ہے:

الجواب: یہ ظاہر ہے کہ انجکشن کا طریقہ نہ عہد رسالت میں موجود تھا نہ آئمہ مجتہدین کے زمانہ میں اس لئے اس کا کوئی صریح حکم تو نہ کسی حدیث میں مل سکتا ہے، نہ آئمہ دین کے کلام میں البتہ فقہی اصول وقواعد اور نظائر پر قیاس کر کے ہی اس کا حکم شرعی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ سو اس کی واضح مثال یہ ہے کہ اگر کسی کو بچھو یا سانپ کاٹ لے تو یہ مشاہدہ ہے کہ زہر بدن کے اندر جاتا ہے، سانپ کا زہر تو اکثر دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے اور بعض جانوروں کے کاٹنے سے بدن پھول جاتا ہے جس سے زہر کا بدن کے اندر جانا یقینی ہو جاتا ہے مگر کسی دنیا کے فقیہ عالم نے اس کو مفسد صوم نہیں قرار دیا یہ انجکشن کی ایک واضح مثال ہے۔ بلکہ سنا یہ گیا ہے کہ انجکشن کی ایجاد ہی اسی طرح ہوئی ہے کہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا تجربہ کرتے کرتے اس نتیجہ پر پہنچا گیا کہ دوا کا فوری اثر اس طرح بدن میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ سانپ، بچھو اور دوسرے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کو دنیا میں کسی نے مفسد صوم قرار نہیں دیا اس کی وجہ وہی ہوسکتی ہے، جو بدائع کے حوالہ سے ابھی گزری ہے کہ یہ زہر اگرچہ بدن کے سب حصوں میں پہنچ گیا مگر مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں پہنچا اس لئے مفسد صوم نہیں، واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر محمد شفیع عفی عنہ

۱۱/ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح وھو رای منذ برھۃ من الزمان

اشرف علی (از تھانہ بھون)

الجواب صحیح:

حسین احمد غفرلہ، صدر مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:

بندہ اصغر حسین عفی اللہ عنہ

مدرسہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:

محمد اعزاز علی غفرلہ

مدرسہ دار العلوم دیوبند (آلات جدیدہ ص ۱۵۷)